

## 33790- مفتخری کی نماز میں امام کے ساتھ حالتیں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مفتخری نمازوں میں امام کی متابعت کرنے سے لیٹ ہو جاتے ہیں، اور بعض مفتخری مثلاً سجده یا رکوع میں بعض اوقات امام سے آگے نکل جاتے ہیں، گزارش ہے کہ آپ امام سے آگے نکلنے یا لیٹ ہونے کا حکم بیان کریں، ہو سختا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نفع دے۔

پسندیدہ جواب

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ الشرح المحمد میں کہتے ہیں:

مفتخری کی امام کے ساتھ چار حالتیں ہیں:

1- امام سے آگے نکل جانا۔

2- امام سے پیچے رہ جانا۔

3- امام کی موافقت کرنا۔

4- امام کی متابعت کرنا۔

پہلی حالت:

امام سے آگے نکل جانا:

نماز کے کسی رکن میں مفتخری امام سے آگے نکل جائے مثلاً امام سے قبل سجده کر لے، یا پھر امام سے قبل سجده سے اٹھ جائے، یا رکوع میں پہلے چلا جائے، یا پہلے رکوع سے اٹھ جائے، یہ حرام ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"تم رکوع اس وقت مت کرو جب تک وہ رکوع نہ کرے، اور سجده اس وقت نہ کرو جب تک وہ سجده نہ کرے"

اور نبی میں اصل حرمت ہے، بلکہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے: یہ کبیرہ گناہ ہے، تو کوئی بعد نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل کر دے، یا اس کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل کر دے"

یہ وعدہ ہے، اور وعدہ کبیرہ گناہ ہونے کی علامت ہے۔

امام سے سبقت لے جانے والے شخص کی نماز کا حکم:

جب مقتدی یا دوسرے علم کی حالت میں امام سے آگے بڑھ جائے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر جاہل ہو یا بھول جائے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر امام کو پالینے سے قبل اس کا عذر زائل ہو جائے تو اس پر واپس پٹلا لازم ہے تاکہ جس میں اس نے امام سے سبقت کی اسے دوبارہ کر لے، اور اگر یاد ہوتے ہوئے علم رکھتے ہوئے بھی اسے نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے، وگرنہ نہیں۔

دوسری حالت:

امام سے پیچھے رہنے کی دو قسمیں ہیں:

1- کسی عذر کی بنابر پیچھے رہنا۔

2- بغیر کسی عذر کے پیچھے رہنا۔

پہلی قسم:

کسی عذر کی بنابر ہو تو وہ جس میں پیچھے رہا ہے اسے ادا کرے، اور اس میں امام کی متابعت کرے اور اس پر کوئی حرج نہیں، حتیٰ کہ اگر پورا رکن یا دور کن ہوں، اگر کوئی شخص بھول گیا اور غافل رہا، یا پھر امام کو سنائی نہیں اور امام اس سے ایک یادور کن آگے بڑھ گیا، تو جس میں وہ پیچھے رہا اسے ادا کرے اور امام کی متابعت، لیکن اگر امام وہاں بیٹھ جائے جہاں وہ ہے تو پھر وہ اسے ادا نہ کرے بلکہ امام کے ساتھ رہے، اور امام کی دو رکعتوں امام کی ایک وہ رکعت جس سے وہ پیچھے رہا اور دوسری وہ جس میں امام پہنچا ہوا ہے ایک رکعت صحیح ہو گی، اور وہ اپنی جگہ ہی ہے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

ایک شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے، اور امام نے رکوع کیا اور رکوع اٹھ کر سجدہ بھی کر لیا اور پھر دوسری سجدہ بھی کیا، اور سجدہ سے اٹھ کر رکعت میں کھڑا ہو گیا، لیکن مقتدی نے مثلاً بغلی چلی جانے کے باعث تکبیر دوسری رکعت میں سنبھالی، اور فرض کریں کہ یہ نماز جمعہ کی نماز تھی اور وہ امام کی سورۃ فاتحہ سن رہا تھا، پھر بغلی مقطوع ہو گئی اور امام نے پہلی رکعت مکمل کر لی، اور دوسری کے لیے کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے گمان کیا کہ اس نے پہلی رکعت میں رکوع نہیں کیا، اور مقتدی نے سنائے سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت کر رہا ہے "إِنَّ أَنْتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" سورۃ الغاشیۃ (1)۔

تو ہم یہ کہیں گے کہ: آپ امام کے ساتھ ہی رہیں، امام کی یہ دوسری رکعت آپ کے لیے باقی ماندہ پہلی رکعت ہو گی، اور جب امام سلام پھیرے تو آپ دوسری رکعت کی قضاۓ کر لیں۔

اہل علم کا کہنا ہے کہ: اس سے مقتدی کے لیے امام کی دونوں رکعتوں میں سے وہ رکعت ہو گی جو وہ نہیں پاس کا، کیونکہ اس نے پہلی اور دوسری میں امام کی متابعت کی ہے۔

اور اگر اسے امام کا اس کی جگہ پہنچنے سے قبل علم ہو جائے تو وہ قضاۓ کے ساتھ امام کی متابعت کرے گا، اس کی مثال یہ ہے کہ:

ایک شخص امام کے ساتھ کھڑا تھا تو امام نے رکوع کی تکبیر نہ سنبھالی، اور جب امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو مقتدی نے سن لیا، تو ہم کہیں گے:

رکوع کرو اور رکوع سے اٹھ کر امام کی متابعت کرو، تو آپ رکعت پالیں گے، کیونکہ یہ پیچھے رہنا عذر کی بنابر تھا۔

دوسری قسم:

عذر کے بغیر پیچے رہنا:

یا تو رکن میں پیچے رہے یا پھر رکن کے ساتھ پیچے رہے۔

رکن میں پیچے رہنے کا معنی یہ ہے کہ: وہ امام کی متابعت میں پیچے رہے لیکن وہ اس رکن میں ہی امام کے ساتھ مل جائے مثلاً: امام رکوع میں چلا جائے اور آپ کی سورۃ کی ایک یادوآیتیں باقی رہتی ہوں، اور آپ اسے مکمل کرنے لگیں، لیکن آپ نے امام کو رکوع ہی کی حالت میں پایا اور اسے کے ساتھ رکوع کر لیں، تو یہاں رکعت صحیح ہے۔

لیکن یہ فعل سنت کے مخالف ہے؛ کیونکہ مشروع یہ ہے کہ جب امام رکوع میں چلا جائے تو آپ رکوع شروع کر دیں، اور اس سے پیچے نہ رہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو"

اور رکن کے ساتھ پیچے رہنے کا معنی یہ ہے کہ: امام آپ سے ایک رکن سبقت لے جائے، یعنی امام آپ کے رکوع کرنے کے رکوع سے اٹھ جائے، توفخاءِ رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جب آپ رکوع کے ساتھ پیچے رہ جائیں اور اس کے رکوع سے اٹھ جانے تک رکوع نہ کر سکیں تو آپ کی نماز باطل ہے، جس طرح آپ رکوع کرنے میں امام سے سبقت لے جائیں، اور اگر آپ سجدہ میں پیچے رہ جائیں توفخاء کے قول کے مطابق آپ کی نماز صحیح ہے؛ کیونکہ یہ رکوع کے علاوہ کسی اور رکن میں پیچے رہنا ہے۔

لیکن راجح قول یہ ہے کہ اگر بغیر کسی عذر کے رکن سے پیچے رہ جائیں تو اس کی نماز باطل ہے، چاہے وہ رکن رکوع ہو یا رکوع کے علاوہ کوئی اور رکن اس بنا پر؛ اگر امام نے پہلے سجدہ سے سر اٹھایا، اور مقتدی سجدہ میں دعا میں کرتا رہا حتیٰ کہ امام نے دوسرا سجدہ کریا تو اس مقتدی کی نماز باطل ہے؛ کیونکہ وہ رکن کے ساتھ پیچے رہا ہے، اور جب امام ایک رکن آگے نکل جائے تو پھر متابعت کماں رہتی ہے؟

تیسری حالت:

موافقت:

موافقت یا تو قوال میں ہوتی ہے، اور یہ موافقت تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ کہیں بھی نقصان دہ نہیں۔

تکبیر تحریمہ میں اس لیے کہ اگر آپ نے امام کے تکبیر مکمل کرنے سے قبل تکبیر کہی تو اصل میں آپ کی نماز شروع ہی نہیں ہوگی؛ کیونکہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ختم ہونے کے بعد آپ کا تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے۔

اور سلام میں موافقت کے متعلق علماء کرام کہتے ہیں:

پہلی اور دوسری سلام امام کے ساتھ پھری نی مکروہ ہے، لیکن اگر آپ نے امام کی پہلی سلام مکمل ہونے بعد پہلی سلام پھری اور دوسری سلام کے بعد دوسری سلام تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ امام کی دونوں طرف سلام کے بعد سلام پھری جائے۔

اور باقی اقوال میں امام کی موافقت کرنا، یا اس سے پہلے یا بعد میں کرنا کوئی اثر انداز نہیں ہوتا، فرض کریں اگر آپ سنیں کہ امام تشدید پڑھ رہا ہے، اور آپ اس کی تشدید پڑھنے سے سبقت لے گئے ہیں، تو یہ مضر نہیں کیونکہ تکمیل تحریرہ اور سلام کے علاوہ اقوال میں سبقت لے جانا کوئی موثر نہیں اور نہ ہی نقصان دہ ہے۔

اور اسی طرح اگر آپ اس سے فاتحہ پڑھنے میں سبقت لے گئے مثلاً آپ نے ظہر کی نماز میں "والاصلالین" پڑھ لیا، اور امام ابھی "ایاک نعبد ولیاک نستعين" پڑھ رہا ہو، کیونکہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے لیے بعض اوقات لوگوں کو سنانہ مشروع ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

### موافقت کی دوسری قسم:

اعمال میں موافقت کرنا، اور یہ مکروہ ہے۔

موافقت کی مثال یہ ہے: جب امام رکوع کے لیے "الله اکبر" کے اور وہ رکوع کے لیے حکما تو آپ اور امام دونوں ایک ہی وقت میں رکوع کے لیے جھک گئے، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور تم اس وقت تک رکوع میں نہ جاؤ جب تک وہ رکوع میں نہ چلا جائے"

اور جب امام نے سجدہ کے لیے تکمیل کی تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ اور امام دونوں برابر زمین پہنچ گئے تو یہ بھی مکروہ ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

"جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم سجدہ مت کرو"

### چوتھی قسم:

متابعہت:

امام کی متابعہت کرنا سنت ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ: انسان نماز کے اعمال میں امام کے فعل شروع کرنے کے فوراً بعد بغیر موافقت کے فوراً وہ فعل شروع کر دے۔

مثلاً جب امام رکوع کرے تو آپ بھی رکوع کریں، چاہے آپ نے مسبحہ فرآت (سورۃ فاتحہ کے علاوہ) مکمل نہ کی ہو اگرچہ ایک آیت باقی رہتی ہو کیونکہ فرآت مکمل کرنے سے پیچھے رہیں گے تو آپ مکمل نہ کریں، اور سجدہ میں جب امام سجدہ سے سراٹھائے تو آپ بھی امام کی متابعہت کرنا سجدہ میں پڑھ کر دعا کرتے رہنے سے افضل ہے؛ کیونکہ آپ کی نماز امام کے ساتھ مرتب ہے، اور اس وقت آپ کو امام کی متابعہت اور پیر وی کا حکم ہے۔ انتہی بتصرف

و یحییں: الشرح المتع (275/4).

متندی کو پاہیزے کہ جب تک امام رکن میں چلانہ جائے متندی اس وقت تک اس رکن کو شروع نہ کرے، لہذا وہ سجدہ کے لیے اس وقت تک مت جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زین پر نہ ٹکالے۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ نبی محدث کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی سجدہ کے لیے اپنی پیٹھ اس وقت تک نہ جھکاتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، اور پھر ان کے بعد ہم سجدہ میں جاتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (690) صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

والله عالم.